الحمد للہ رب العالمین

کہ درین ایام سعادت قرین

قصیدۂ بہاریہ

متضمن مناظرۂ گل و بلبل مشتمل بر نعت سرور کائنات

ہادی سبل علت ایجاد جزو کل سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
المخاطب بطٰہٰ و یٰسٓ الذی کان نبیا و آدم بین الماء والطین حبیب قلوبنا
وطبیب نفوسنا ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ المعصومین۔ از نتائج افکار ابکار گل گلزار
فصاحت بلبل شاخسار بلاغت رنگین طبیعت نازک خیال شیوا زبان شیرین مقال ذی الفکر الصائب
والذہن الثاقب جناب مرزا کاظم حسین صاحب تخلص محشر زادت توفیقاتہ
بمحمد و آلہ المیامین الغر تلمیذ رشید صاحب فکر سدید الحری بالتکریم والتمجید فرزدق
زمانہ و حسان اوانہ شہسوار مضمار سخندانی یکہ تاز معرکہ سحر بیانی سالک مسالک معارف

جناب سید علی محمد صاحب عارف لازالت بدور کمالاتہ
طالعۃ و شموس افاداتہ لامعۃ

در مطبع ریاض ضیا مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہار آئی ہوائین ہے اُڑین خوشبو گل تر سے
اُٹھا صلّ علیٰ کا شور عالم مین ہر اک گھر سے

مگر جان تازہ آئی جسم اہل گلشن مین
دم عیسیٰ سے نے بیعت کی ہوای روح پرور سے

الا یا ایہا الساقی کا اک غل ہے زمانے مین
ہر اک لپٹا کھڑا ہے شوق مین میخانے کے در سے

جوان معشوق کی صورت گھٹائین جھومتی اُٹھین
اشارے وصل کے ہونے لگے مینا و ساغر سے

حسین مثل قیامت آتے ہین گلگشت گلشن کو
جلاتے جاتے ہین ہر اک قدم مردونکو ٹھوکر سے

دم رفتار نازنین یہ شوخی کا اشارہ ہے
صدا چھاگل کے سو گام آگے جای شور محشر سے

ہوا سے دشت و گلشن پہ چلی اُنکو بھی ساتھ لینے
قیامت تھا جنھین اُٹھنا زمین کوے دلبر سے

پریشان کر دیا دیوانون نے نازک دماغونکو
صدا چاک گریبان کی چلی آتی ہے گھر گھر سے

شریک مشرب رندان ہوئی کس پر یہین زاہد
کہ ہر دم تر زبان ہین مدحت تسنیم و کوثر سے

بنادیتے ہین افراط اثر سے نخل طوبیٰ کو
طیور آپسمین نغمے جبکہ کرتے ہین برابر سے

مزاج اہل گلشن کی نزاکت حد سے افزون ہے
کہ کانپ اٹھتے ہین خنکی ہوائی تیز تر سے

اثر طرفہ ہوا کا ہی طبیعت مین غزالون کی
سر وحشت برنگ بوی نافہ اڑ گیا سر سے

مگر اہل گلشن سے یہ قول سنبل تر ہے
مزا ہو آج اگر الجھون کسی زلف معنبر سے

حسینون نے ادھر سو رنگ سے گیسو سنوارے ہین
یہ کہتا ہی کہ شاید سامنا ہو [illegible] سے

ہر اک نرگس کیجانب دیکھکر آئینہ کہتا ہے
[illegible] دیکھے ناوک چشم فسونگر سے

یہی ہی نامیہ کی گرم بازاری جو عالم مین
تعجب کیا اگر گل خورشید رو دیدہ ہر گھر سے

نزاکت صرف کی گلچین نے بلبل کی اسیری مین
بنائے ہین قفس بھی تار رگہا سے گل تر سے

صفائے نہر گلشن کو اگر دیکھے نظر بھر کے
مکدر ہو صفا سے آئینہ روح سکندر سے

ہوا نے رفتہ رفتہ اعتدال اتنا کیا پیدا
ہوا کافور آخر سوز باطن قلب [illegible] اخگر سے

کیا شاداب ہر اک شی کو اتنا فیض باران نے
کہ بو آتی ہی تازے پھولونکی پتھر کے جگر سے

مزاج خار مین پیدا ہوا ہی اعتدال ایسا
دل افسردہ کو ہوتی ہی فرحت آتش تر سے

نمو کی سیر ہی حد نظر تک دیکھنے قابل
تمام اشجار باتین کر رہے ہین چرخ اخضر سے

کدھر ہین بیوفا معشوق وعدہ بھولنے والے
ذرا دیکھین تو باہم ربط قمری اور صنوبر سے

بلندی اسطرح دیکھی جوانان گلستان کی
ڈوپٹے ڈھلکے [illegible] ڈھل گئے معشوقونکے سر سے

بھڑکتے دیکھے شعلے آتش گل کے جو گلشن مین
تڑپ کر ڈر کے مارے برق لپٹی چرخ اخضر سے

دہن عشاق کے نافے بنائے فیض بوسے نے
ہوائی یہ مشک افشانی گل رخسار دلبر سے

قریب صبح یون پھیلے پڑے ہین اوس کے قطرے
چمن سینچا ہی گویا باغبان نے آب گوہر سے

ہوا مین سبزہ مہ جبین سے رہا ہی اس قبا تک کی
برابر جسطرح طوفان اُٹھے بحر خضر سے

بیان حسن گلشن اک نئی صورت کی محفل ہے
ستم کی بحث ہی آپس مین بلبل اور گل تر سے

حسین آنے ہین سننے کیلیے عشاق کو لیکر
قد موزون کو شل حور زینت دیکے زیور سے

لگاے کان وہ بھی بیٹھے ہین خاموش اک جانب
ہمیشہ جنکے لب تھی آشنا اللہ و اکبر سے

کہا بلبل نے گل سے اور پریشان حال و دلخستہ
مقابل مان من اپنا بھلا مین تجکو کیونکر سے

دہ ادھر ہی خوبی و حسن کلام شاعرانہ کو
تعلی کی ملایا تجکو رنگ روے دلبر سے

[illegible] ہی تیرے عارض پہ صرصر کے طمانچونکی
ترا دم ناک مین ہی جور چرخ کینہ پرور سے

[illegible] ہی تو ہی اور قید دامن گلچین
بمشکل رات اگر گذری کسی افتاد کے ڈر سے

رہا [illegible] تے ہی بازارون مین تشہیر ہوتا ہے
خدا محفوظ رکھے ایسے برگشتہ مقدر سے

[illegible] لیتا ہی تجھے نوک کی فرط نزاکت مین
ذرا گلچین سے کہہ آکر نکالے خار بستر سے

[illegible] پیغام اجل ہی تیری ہستی کو
ہر اک رگ کا لہو ہی خشک ریخ باد صرصر سے

[illegible] ہی نازش ہر طرح باغ عالم مین
کہ ہون رونق فزاے موسم گل فضل داور سے

اگر [illegible] ہوا آؤن تو اپنا کر لون ہر اک کو
سخن وہ چند شیرین ہی مرا قند مکرر سے

جگا [illegible] ہی بانگ حقیقت کیش ہر دل کو
سحر دم میرا نالہ کم نہین اللہ اکبر سے

میرے [illegible] کے آگے پست ہی گلزار جنت بھی
دم پرواز وہ رفعت ٹپکتی ہی مرے پر سے

دل [illegible] ہی دکھائین زمزمے میرے جو صحرا مین
تعجب کیا کہ تعریفونکی آواز آئے پتھر سے

سراپا جمع ہی مجھ مین ہر اک خوبی بجز اسکے
ملا معشوق مجکو تجھسا شومی مقدر سے

کہا گل نے کہ سن او بے ادب کچھ ڈر نہین تجکو　　ابھی کس جائین شکلین مین جو کہدون سنبل تر سے

نہ بے سولی دیئے زنہار چھوڑین لاکھ چلائے　　اشارہ کردون جو خون بھی اگر سرو صنوبر سے

ترے نغمونکی آوازین مبارک انکے کانون کو　　کہ جنکے دلکو ہو امید راحت شور محشر سے

جہان مین تجھسا برگشتہ مقدر کسنے دیکھا ہی　　سکون اک دم نہین جسکو کہین صیاد کے ڈر سے

نکلتے مین شرر افزا اگر نالے تو کیا حاصل　　بجا ہی تیرے دلکو دین اگر تشبیہ مجمر سے

ترے باعث سے خار و خس چمن مین جمع ہوتا ہے　　نشیمن کیلئے آتے ہین لاکھون تنکے باہر سے

ذلیل و کم حقیقت کون ہی تجھسا زمانے مین　　اسیری مین ہو جسکی پرورش صیاد کے گھر سے

ہمیشہ تو نہالان چمن کو تجھسے ایذا ہے　　لچک جاتی ہین پتلی پتلی شاخین تیرے لنگر سے

مرے دم سے ہوئی تزئین اور رنگ بہاری کی　　حکومت پائی ہر اک بوستان کی فصل داور سے

اب اس سے بڑھکے قدر و منزلت کسکی ہی عالم مین　　جدا ہوتا نہین اک پل بھی معشوقونکی بستر سے

ہمایون فال ایسا ہون سحر کو آنکھ کھلتے ہی　　مرا منھ دیکھ لیتا ہی نکلکر مہر خاور سے

مرے دامن سے مس ہوکر نہ لیجاتی اگر خوشبو　　نہ مہجورون کو نیند آتی نسیم خواب آور سے

یہ سرخی میرے عارض پر اسی غصے مین آئی ہی　　ملایا شاعرون نے کسلئے رخسار دلبر سے

عبث ہی ذکر اس جا پر مرے طبی فوائد کا　　ہزارون اُٹھ کھڑے ہوتے ہین صحت پاکے بستر سے

ہمیشہ اپنے رنگ و بو کے سرمائے سی سرخوش ہون　　خزان کا مجکو کچھ دھڑکا نہ ڈر ہی باد صرصر سے

رگون مین خون کے بدلے ہوا سیلان عشرت کا　　عرق میرا جو رندون نے ملایا آتش تر سے

شگفتہ ہون نہ کیونکر شان یکتائی ہے گلشن مین　　نہین ابتک کوئی مانند میرا عالم زر سے

ہوئی خوشبو یہ سب حسن علی کہتے ہیں عالم میں
ہوئی ڈو سیری خلقت آب رخسار پیمبر سے

[illegible] وہ کہ محبوب خداے خالق اکرم
فزون رتبے میں ہر نعلین جنکی عرش داور سے

[illegible] شب معراج جنکو یہ تقرب تھا
کہ فصل وہ کمان باقی رہا خلاق اکبر سے

[illegible] کہ جنکی صولت و ہیبت نے دم بھر میں
نکالا سیکڑوں اصنام کو اللہ کے گھر سے

ثنائے صاحب لولاک لکھنے کا ارادہ ہے
ملین کیونکر نہ مضمون نہ مجکو آسمان پر سے

[illegible] محشر وہ مطلع مدحت محبوب خالق مین
کہ آواز دہ ہو آسمنہ برابر عرش اکبر سے

کسیا خاک ہو اب خوشتر ہوا روز محشر
کہ آئے رحمۃ للعالمین اللہ کے گھر سے

[illegible] نور و ظلمت ایک جا یہ غیر ممکن ہے
[illegible] باعث سے تھا [illegible] سایہ جسم اطہر

جو چاہے کوئی طلعت دیکھی نقش پائے حضرت کی
[illegible] آنکھیں مدتوں خورشید خاور سے

نہ آتے آپ اگر ملک عدم سے دار فانی میں
حفاظت دین حق کی ہو نہ سکتی کفر کی شر سے

دکھایا ناز محبوبی عجب پر دین حضرت نے
کہ خود کی عفو امت کیلئے خلاق اکبر سے

سخی اسطرح کے جس شخص کی حاجت بر آری کی
مقابل کر دیا دامن کو اسکے کان پر زر سے

اگر نیسان بخشش آپ کا اک پل برس جاے
صدف کیا شے ہو بھر دین ساری دریاؤں کو گوہر سے

اگر دین حکم حضرت پست فطرت کو ترقی کا
[illegible] سر کو سبزہ بڑھتے بڑھتے چرخ اخضر سے

جو دیکھا معجزہ شق القمر کا خوف یہ چھایا
ہوا زائل نہ لرزے کا مرض مہر منور سے

فلک کی کسلین شکین آپکے اوج جلالت نے
ہوا روشن یہ خطا استوا خط محور سے

جو طبع مستقل سیار کو دے حسن تحفے کا
سرن ہوئے تو شکل قطب گرشتہ مقدر سے

یہ ادنیٰ معجزہ ہو اُس کی بات حقیقت کا
کہ آتی تھی شمیم مشک و عنبر جسم اطہر سے

لعاب اُنکے دہن کا روکش اعجاز عیسیٰ ہے
رمد کو ایک پل مین جسنے کھویا چشم حیدر سے

فرشتوں سے زمانہ بھر گیا پیدا ہوئے جس دم
صدائے تہنیت آئی ہر اک دیوار اور در سے

نہین پوشیدہ رفعت آپکے فضل و مراتب کی
لکھا تھا عرش پر اسم مبارک عالم زر سے

اگر نام اُنکے تقوی کا کوئی لے بزم رندان مین
مگر آنے توبہ کی صدا البہائے ساغر سے

جو اُنکے گرد پا کا ایک ذرہ ہاتھ آجائے
گرے معدن برنگ اشک چشم کیمیاگر سے

جو اُنکے لعل لب کی دید مین سرگرم ہو جائے
دھوان بنکر اُڑے سرخی دل یاقوت احمر سے

نگاہ فیض مستغنی جو کردے کیمیاگر کو
زمین ہرگز نہ کھودے فکر تسم الفارین سر سے

خدائی مین ہے جو کچھ آپکے زیر حکومت ہے
خدائی کے سوا سب کچھ ملا اللہ کے گھر سے

غلام انکا رہ ملک عدم مین ہوا گر پیاسا
کرین سیراب اُسے جبریل اکر آب کوثر سے

نظر ادنیٰ توجہ کی کرین کر بینوا اُن پہ
بچھا دین فرش سیم و زر کا دست فیض گستر سے

حبیب اپنا بنایا ہو جسے خلاق دو عالم نے
وہ یکتا خوبیون مین کیون نہو ہر ایک بہتر سے

خدا کی شان تھا یہ رعب جب پیدا ہوے حضرت
لرز کر طاق کسریٰ ہو گیا شق آپکے ڈر سے

اگر بے فیض کو قدرت عطا ہو فیض بخشی کی
مقابل سرو گلشن ہو نہال بارآور سے

حقیقت کیا ہے جسکو عالم انوار کہتے ہین
وہ سایہ ہے جو چھنکر رہ گیا تھا جسم اطہر سے

مثال رشتۂ چینکے توڑ کر زنجیر عصیان کو
جو ادنیٰ مس کرے ہاتھ آپکی زلف معنبر سے

چمک جائے رخ زنگی پہ مہر حسن اگر ان ۵ — وہ آئینہ ہو روشن تر دل پر نور قنبر سے
اگر کلک بیان سے کھینچ دین تصویر ایمانکی — تو گر جائے کمال بت ترامی چشم آزر سے
عبادت مین رہی یون قائم اللیل ایک مدت تک — کہ مدبل کا خلعت پایا لطف خاص داور سے
شجاع ایسے کیا کون و مکان کو اپنے قبضہ مین — پنہ مانگی اجل نے آپکی تیغ دو پیکر سے
ہوئی تائید غیبی جسپہ آکر انکی صحبت مین — وہ فائق ہو گیا تقوی مین سلمانؓ و ابوذرؓ سے
عطا فرمائین ناقابل کو گر زر ہیولانی — تو دود شمع افسردہ حسن مین ہو زلف دلبر سے
ستارے چرخ پر ذرّے زمین پر مین شہادت کو — لٹاتا تھا سیم و زر اسدرجہ دست فیض گستر سے
یدطولا ہی ایسا زور مین انکے غلامون کو — اگر چاہین اُلٹ دین کوہ کو تحریک خنصر سے
معرف تھے جمادات اسقدر اُس سرور دین کے — جدھر جاتے تھے آواز سلام آتی تھی پتھر سے
برائے سجدہ آدم ملائک کیون نہ گر پڑتے — کہ پیشانی مین تھی تابندگی نور پیمبر سے
دکھا کر معجزہ شق القمر کا کر دیا روشن — کہ ہم یون ہین جدا و متحد خلاق اکبر سے
وہ سرتاج زمین و آسمان جب راہ چلتا تھا — تو سایہ ابر کرتا تھا اوتر کر چرخ اخضر سے
حبیب کبریا کی نعت محشر ہو نہین سکتی — یہ کار سخت بھی دنیا مین ممکن تھا تو حیدر سے
نہ لے طول سخن سے کام ہے ہنگام دعا آیا — مرادین اپنے دلکی عرض کر خلاق اکبر سے
فغان بلبل شیدا مین باقی ہے اثر جب تک — نشان خندہ جبدن تک کہ ظاہر ہو گل تر سے

الٰہی دشمن آل نبی کو روتے ہی گذرے
غلامونکی خوشی بڑھ جائے طول روز محشر سے